Vol 5 Issue 3 April 2015

ISSN No : 2230-7850

International Multidisciplinary Research Journal

Indian Streams Research Journal

Executive Editor
Ashok Yakkaldevi

Editor-in-Chief
H.N.Jagtap

Welcome to ISRJ

RNI MAHMUL/2011/38595 **ISSN No.2230-7850**

Indian Streams Research Journal is a multidisciplinary research journal, published monthly in English, Hindi & Marathi Language. All research papers submitted to the journal will be double - blind peer reviewed referred by members of the editorial board.Readers will include investigator in universities, research institutes government and industry with research interest in the general subjects.

Regional Editor

Manichander Thammishetty
Ph.d Research Scholar, Faculty of Education IASE, Osmania University, Hyderabad.

Mr. Dikonda Govardhan Krushanahari
Professor and Researcher ,
Rayat shikshan sanstha's, Rajarshi Chhatrapati Shahu College, Kolhapur.

International Advisory Board

Kamani Perera
Regional Center For Strategic Studies, Sri Lanka

Janaki Sinnasamy
Librarian, University of Malaya

Romona Mihaila
Spiru Haret University, Romania

Delia Serbescu
Spiru Haret University, Bucharest, Romania

Anurag Misra
DBS College, Kanpur

Titus PopPhD, Partium Christian University, Oradea,Romania

Mohammad Hailat
Dept. of Mathematical Sciences, University of South Carolina Aiken

Abdullah Sabbagh
Engineering Studies, Sydney

Ecaterina Patrascu
Spiru Haret University, Bucharest

Loredana Bosca
Spiru Haret University, Romania

Fabricio Moraes de Almeida
Federal University of Rondonia, Brazil

George - Calin SERITAN
Faculty of Philosophy and Socio-Political Sciences Al. I. Cuza University, Iasi

Hasan Baktir
English Language and Literature Department, Kayseri

Ghayoor Abbas Chotana
Dept of Chemistry, Lahore University of Management Sciences[PK]

Anna Maria Constantinovici
AL. I. Cuza University, Romania

Ilie Pintea,
Spiru Haret University, Romania

Xiaohua Yang
PhD, USA

......More

Editorial Board

Pratap Vyamktrao Naikwade
ASP College Devrukh,Ratnagiri,MS India

R. R. Patil
Head Geology Department Solapur University,Solapur

Rama Bhosale
Prin. and Jt. Director Higher Education, Panvel

Salve R. N.
Department of Sociology, Shivaji University,Kolhapur

Govind P. Shinde
Bharati Vidyapeeth School of Distance Education Center, Navi Mumbai

Chakane Sanjay Dnyaneshwar
Arts, Science & Commerce College, Indapur, Pune

Awadhesh Kumar Shirotriya
Secretary,Play India Play,Meerut(U.P.)

Iresh Swami
Ex - VC. Solapur University, Solapur

N.S. Dhaygude
Ex. Prin. Dayanand College, Solapur

Narendra Kadu
Jt. Director Higher Education, Pune

K. M. Bhandarkar
Praful Patel College of Education, Gondia

Sonal Singh
Vikram University, Ujjain

G. P. Patankar
S. D. M. Degree College, Honavar, Karnataka

Maj. S. Bakhtiar Choudhary
Director,Hyderabad AP India.

S.Parvathi Devi
Ph.D.-University of Allahabad

Sonal Singh,
Vikram University, Ujjain

Rajendra Shendge
Director, B.C.U.D. Solapur University, Solapur

R. R. Yalikar
Director Managment Institute, Solapur

Umesh Rajderkar
Head Humanities & Social Science YCMOU,Nashik

S. R. Pandya
Head Education Dept. Mumbai University, Mumbai

Alka Darshan Shrivastava
Shaskiya Snatkottar Mahavidyalaya, Dhar

Rahul Shriram Sudke
Devi Ahilya Vishwavidyalaya, Indore

S.KANNAN
Annamalai University,TN

Satish Kumar Kalhotra
Maulana Azad National Urdu University

Address:-Ashok Yakkaldevi 258/34, Raviwar Peth, Solapur - 413 005 Maharashtra, India
Cell : 9595 359 435, Ph No: 02172372010 Email: ayisrj@yahoo.in Website: www.isrj.org

Indian Streams Research Journal ISSN 2230-7850 Impact Factor : 3.1560(UIF)
Volume-5 | Issue-3 | April-2015 Available online at www.isrj.org

پروفیسر عبدالرزاق رندؔ شولاپوری
"بارود کے پھول" کے آئینے میں

سید شگفتہ علی صاحب
(پی ایچ۔ ڈی۔ ریسرچ اسکالر، اردو ریسرچ سینٹر سوشل کالج شولاپور)

پروفیسر عبدالرزاق رندؔ ایک مثالی مدرس، مثالی ناظر تعلیم، شاعر، ادیب اور نقاد کی حیثیت سے مشہور ہیں۔ حال ہی میں "کل ہند اُردو ادبی کانفرنس شولاپور" نے آپ کی طویل علمی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کا اعزاز کیا۔ آپ کا پہلا مجموعۂ کلام "بارود کے پھول" منظر عام پر آچکا ہے۔ دوسرا مجموعۂ کلام "بوند بوند پسینہ" زیر طبع ہے۔ آپ نے ایک نقاد کی حیثیت سے اپنے چند ہم عصر شعراء کے کلام کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے اُن کا تذکرہ لکھا ہے جو "خارِ مغیلاں" کے نام سے چھپ رہا ہے۔ انھوں نے اپنے وطنی بھائیوں کے لئے "مسلمان دانشوران اور اسلام" نامی کتاب بھی لکھی ہے جو اسی سال شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ پروفیسر عبدالرزاق رندؔ نے اپنے استاد حضرت نگاہ عدنی کی سوانح بھی لکھی ہے جو اسی سال منظر عام پر آئے گی۔

ان کے پہلے مجموعۂ کلام "بارود کے پھول" کی روشنی میں یہاں ان کی شاعری کا جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔ اس مجموعۂ کلام میں رندؔ صاحب نے سہل ممتنع میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ان کی شاعری کا لب ولہجہ بالکل جدید ہے۔ وہ اپنی شاعری میں عام لوگوں کے مسائل پیش کرتے ہیں یعنی ان کی شاعری سماج کی آئینہ دار ہے۔ جس میں غم ذات سے زیادہ غم دوراں نظر آتا ہے۔ ان کی شاعری کی خصوصیات میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ دوسری زبانوں کے الفاظ بلا تکلف استعمال کرتے ہیں اس لیے اُن کی شاعری کو سمجھنا بہت آسان ہو گیا ہے۔

"بارود کے پھول" میں حمد، نعت اور چند نظموں کے بعد غزلیات ہیں جو ان کے فن اور شخصیت کی غمازی کرتی ہیں۔ وہ ترقی پسند شاعر تو نہیں ہیں لیکن ان کا لب ولہجہ اور آہنگ ضرور جدید ہے۔ جناب رندؔ تنقید کے حامی ہیں۔ جہاں وہ دوسروں پر تنقید کرتے ہیں وہاں یہ بھی چاہتے ہیں کہ انھیں بھی کوئی آئینہ دکھائے۔ تنقید کو وہ اپنی اصلاح کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ انھوں نے اپنے شہر کے بہت سے شاعروں پر تنقیدی مقالات لکھے ہیں۔ اور آرزومند ہیں کہ کوئی ان پر بھی تنقید کرکے انھیں اپنے آپ کو سمجھنے میں تعاون کرے۔

ایک مرتبہ انھوں نے ذاتی بات چیت کے دوران کہا تھا کہ بہت سے شعرا کو نقادوں نے شاعر بنایا ہے۔ ان کے فن پر تنقید کرنے کے بعد ہی بہت سے شاعروں نے اپنے کلام پر نظر ثانی کی اور نقاد نے جن باتوں کی طرف اشارہ کیا تھا اسے پیش نظر رکھتے ہوئے ضروری ترمیمات اور اضافے کیے۔ ان ترمیمات کے بعد ان کے کلام پر جو نکھار آیا وہ قابل دید ہے۔ لہٰذا ''اردو کے پھول'' میں آپ نے ایک جگہ کہا ہے کہ:

میرے فن میرے خیالات پہ تنقید کرو
بے اجازت تمھیں ہر بات پہ تنقید کرو

اس غزل میں آپ نے سماج کی مختلف لوگوں اور رواجوں پر تنقید کرتے ہیں پوری غزل ملاحظہ فرمائیں۔

آنکھ روتی ہو تو جذبات پہ تنقید کرو
کون کہتا ہے کہ برسات پہ تنقید کرو
آج چنتے ہیں مری کٹیا پہ اونچے ایوان
کل نہ ڈھاؤں تو مری ذات پہ تنقید کرو
یہ اجالے ابھی نکلتے ہیں کنوارے سورج
دن کے متوالو، نہ تم رات پہ تنقید کرو
چیختا، دوڑتا، جھلاتا، سسکتا رستہ
کہہ رہا ہے مرے حالات پہ تنقید کرو
آپ عالم ہیں لکیروں کے بہت ہی مشہور
یہ رہا ہات مرے ہات پہ تنقید کرو

موجودہ سماج پر آپ کی بہت گہری نظر ہے۔ آپ نے سماج کی ہر برائی اور اچھائی، سیاست دانوں کی دھاندلی، امیروں کا ظلم، اندھی تقلید، جھوٹ، مکروفریب، سماجی نابرابری، مذہب کے ٹھیکیداروں کی من مانی وغیرہ موضوعات پر بڑی بیباکی سے قلم اٹھایا ہے۔ اسی خصوصیت کی بنا پر انھیں شہر کے دیگر شعراء کے مقابلے میں ممتاز حیثیت حاصل ہے۔

لوگوں کی جنسی بے راہ روی اور فیشن پرستی پر دیکھیے انھوں نے کس خوبصورتی سے انگلی رکھی ہے۔

پیرہن کے تو چتے پر تتلیاں مجبور ہیں

شہر ہے جسموں کا جھلسا بال و پر دیکھے گا کون

فرقہ وارانہ فسادات میں انسانی جانوں کا تلف ہونا ان کو بہت ناگوار گذرتا ہے۔ انسان چاہے بڑا ہو یا چھوٹا، امیر ہو کہ غریب، ہندو ہو کہ مسلمان، اس ملک کا رہنے والا ہو یا دنیا کے کسی اور ملک کا، اس کی جان ان کے نزدیک بہت قیمتی ہے۔ کہتے ہیں:

آدمی کے خون کی ہولی کے اس ہنگام میں
روح افزا سُرخی شام و سحر دیکھے گا کون

رندؔ بے باک اور سچے شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ سماجی مصلح بھی ہیں۔ نہ وہ خود ڈرتے ہیں اور نہ دوسروں کو ڈراتے ہیں۔ وہ ہر بات کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کی صلاح دیتے ہیں۔

ہم صلیبوں کے پروردہ ہیں اس لیے
ہم کو جینے کی کوئی دعائیں نہ دے
خار آنکھوں میں ہیں تو سکوں ہے ہمیں
خواب کی بھیگی بھیگی ردائیں نہ دے
میں حق پرست صلیبوں سے ڈر گیا ہوتا
تو ظالم اپنی حدیں پار کر گیا ہوتا

رندؔ امن عالم کا تمنائی ہیں۔ بدامنی اور تشدد خواہ اپنے ملک میں ہو یا دنیا کے کسی کونے میں، وہ اس سے بہت بے چین ہو اُٹھتے ہیں اور ساری دنیا سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں۔

سفید جھنڈیاں ہر ایک ہاتھ میں ہوتیں
تو آفتاب نہ خوں پی کے مر گیا ہوتا
بادہ خانوں میں کیف کے بدلے
بٹ رہے ہیں فتور و غم لوگو
اے مہکتے لہلہاتے سبزہ زارو ہوشیار
ہنستے ہنستے ہی کئی گلشن جلا دیتی ہے رات

رندؔ اپنے ملک اور دنیا کے ممالک کے لیڈروں سے بہت نالاں ہیں۔ وہ لوگوں کو بھولے بھالے اور امن

پسند سمجھتے ہیں۔ دُنیا کے گوشے گوشے میں ہونے والے فسادات کے لئے وہ لیڈروں کو ذمہ دار سمجھتے ہیں۔ لوگ تو امن اور چین کی زندگی گذارنا چاہتے ہیں لیکن لیڈران اپنی سیاسی دکان چمکانے کے لئے انھیں آپس میں لڑاتے ہیں۔ کہتے ہیں:

یہ کون سا جینے کا چلن بانٹ رہا ہے
محسوس یہ ہوتا ہے گھٹن بانٹ رہا ہے
کیا خشک ہوئے ہیں تری چاہت کے سمندر
غیروں کی طرح تو بھی جلن بانٹ رہا ہے
ہیں مست قوم کے غم خوار برف کے گھر میں
غریب لاشیں ترستی رہیں چتا کے لئے
سب کی چاہت ہے رہیں پیار سے بھائی بن کر
تو لڑاتا ہے اُنھیں گاؤں کا مکھیا ہو کر
مرا حسینؓ سے رشتہ ہے کیا کیا جائے
لہولہو مرا رستہ ہے کیا کیا جائے
لہولہان کیے جس نے گاؤں کے رشتے
وہی تو گاؤں کا مکھیا ہے کیا کیا جائے
میں حیراں ہوں لوگو یہ کیسی صدی ہے
کہ خوں میں نہائی ہوئی زندگی ہے

ایسا نہیں ہے کہ جناب رندؔ کی غزلیں زہری زہر اگلتی ہیں۔ وہ اپنے اگلے وقتوں کے شاعروں کی طرح اپنی غزلوں کو شراب بھی پلاتے ہیں۔ مگر ان کا انداز بیان الگ ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

وہ پیاس ہے کہ پی لوں برسات کا یہ موسم
پھر آئے یا نہ آئے جذبات کا یہ موسم
اک ماہ رو نے جلوے اپنے لٹائے لیکن
ہم کو نہ راس آیا سوغات کا یہ موسم
اک جھلک ان کی بھی دور سے آئی تھی نظر

اتنی نفرت پہ گذارا ہے کیا کیا جائے
ہم اُسی کافرِ ادا پر لا چکے ایمان بس
مفتیانِ شہر نے ویسے تو بہکایا بہت

رہِ عشق ہے بڑی پرخطر نہیں منزلوں کی کوئی خبر
مرے پاؤں کا ہر اک آبلا مرے حوصلوں کو بڑھا گیا

شبِ وصال منور تھے صندلوں کے چراغ
یا مرے سامنے روشن تھے لالٹوں کے چراغ

ترے حُسن میں ایسی خوشبوئی ہے
معطر معطر تری ہر گلی ہے

آج کل زمانے میں ہر طرف بارود کے دھماکے، خون خرابہ، بین الاقوامی لیڈروں کی داداگیری اور عام آدمی کی بے بسی اور لاچاری سے شاعر بہت متاثر ہے۔ وہ جا بجا اپنے کلام میں بارود کا چرچا کرتا ہے۔ آپ نے اپنے مجموعۂ کلام کا نام ہی "بارود کے پھول" رکھا ہے اور مجموعۂ کلام کے سرورق پر جو شعر چھپا ہے وہ شاعر کی حساس طبیعت کا غماز ہے۔ کہتے ہیں۔

اب تو کھانے کو نہیں کچھ بھی سوائے بارود
میں پریشان ہوں اس دور میں پیدا ہو کر

بارود سے متعلق ان کے چند اور اشعار ملاحظہ فرمائیے اور محسوس کیجئے کہ یہ صرف اور صرف شاعر کا درد نہیں ہے بلکہ ہم میں سے ہر ایک کا درد ہے۔

اک فقط آبلا پائی سے پریشان ہے تو
کل بھی جسم پہ بارود کے چھالے ہوں گے

بارود کی بستی مجھے ورثے میں ملی ہے
یہ چھوڑ کے جاؤں بھی تو جاؤں گا کہاں اور

ہر سو ہے دھماکا کبھی ایسا تو نہیں تھا
بارود کا چرچا کبھی ایسا تو نہیں تھا

چاہت میں ہم رنگ برنگے خوابوں کی
آنکھوں میں بارود لگا کر سوتے ہیں
دھواں ہے آگ ہے بارود ہے ہر سو ہوا کا ہے
نہیں پیکر نہیں روحوں کے جل جانے کا موسم ہے
سرحد پہ ہر اک ہاتھ میں بارود ہے مگر
ہم جائیں گے سفید کبوتر لیے ہوئے

رند کے اشعار میں حوصلہ مندی بھی ملتی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاعر موجودہ حالات کے پیشِ نظر مستقبل سے مایوس نہیں ہے۔ کہتے ہیں۔

چشمِ مخمور کا اشارا ہی
قلبِ مایوس کا سہارا ہے
تیرے بازو تری تقدیر بدل سکتے ہیں
اپنے ہاتھوں کی لکیروں پہ بھروسہ مت کر
آج انگاروں پہ سونا مری تقدیر سہی
میں چلا جاؤں گا کل برف کے کاشانے میں

ملے نہ تیل جلاؤں گا پانیوں کے چراغ
بجھا سکے تو بجھا میرے حوصلوں کے چراغ
نہیں ہے خوف اگر گل ہیں راستوں کے چراغ
اجالے دیں گے مجھے میرے آبلوں کے چراغ
تمھارے شہر کی نفرت کی تیز آندھی میں
جلا رہا ہوں اکیلا محبتوں کے چراغ
مرے ضمیر کو پہنا سکا نہ زنجیریں
نہ ظلمتوں کا نہ شاہی عتاب کا موسم

ایک جگنو بھی بدل سکتا ہے موسم رات کا
آپ پہلے روشنی کے قدرداں بن جائیے

میری نظر میں "بارود کے پھول" شولاپور کی اُردو شاعری میں ایسا دھماکہ ہے جس کی گونج ادبی حلقوں میں ہمیشہ گونجتی رہے گی اور جس کے پھولوں کی مہک سے شولاپور کا نام مہک اُٹھے گا۔

☆☆☆

حوالہ جاتی کتب:

بارود کے پھول	عبدالرزاق رند
خارِ مغیلاں	عبدالرزاق رند
عبدالرزاق رند فن اور شخصیت	ڈاکٹر محمد شفیع چوبدار

Sayyed Shagufta Alisab
Ph.D. Research Scholar ,
S.S.A's Arts & Commerce College Solapur (M.S.) India

Publish Research Article
International Level Multidisciplinary Research Journal
For All Subjects

Dear Sir/Mam,

We invite unpublished Research Paper,Summary of Research Project,Theses,Books and Book Review for publication,you will be pleased to know that our journals are

Associated and Indexed,India

- International Scientific Journal Consortium
- OPEN J-GATE

Associated and Indexed,USA

- Google Scholar
- EBSCO
- DOAJ
- Index Copernicus
- Publication Index
- Academic Journal Database
- Contemporary Research Index
- Academic Paper Databse
- Digital Journals Database
- Current Index to Scholarly Journals
- Elite Scientific Journal Archive
- Directory Of Academic Resources
- Scholar Journal Index
- Recent Science Index
- Scientific Resources Database
- Directory Of Research Journal Indexing

Indian Streams Research Journal
258/34 Raviwar Peth Solapur-413005,Maharashtra
Contact-9595359435
E-Mail-ayisrj@yahoo.in/ayisrj2011@gmail.com
Website : www.isrj.org